## استفتاء (سوال)

حضرت مفتی صاحب چند مسائل کے بارے میں شرعی رہنمائی درکار ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1)..... اگر کسی نے کسی سے بیع فاسد کا معاملہ کیا اور خریدی ہوئی چیز آگے کسی کو ہبہ کر دی بالعوض یا بلا عوض تو اس صورت میں موہوب لہ کے لیے اس چیز کا استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور ہبہ بالعوض کی صورت میں واہب کے لیے عوض اور موہوب لہ کے لیے اس موہوبہ شئی کو استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(2)..... زید نے بیع فاسد کے ذریعے کوئی چیز خریدی پھر اس پر خرچہ کیا اور اس کی قیمت بڑھ گئی مثلاً بارہ ہزار کی بکری خریدی اس پر خرچہ کیا تو اس کی قیمت پندرہ ہزار ہو گئی اب اس صورت میں بیع کو فسخ کرنا واجب ہے یا نہیں اور اس زیادتی کا کیا حکم ہے؟

دارالافتاء
فتویٰ نمبر 15/6
مورخہ ۲۸/۶/۱۴۳۰ھ
دارالعلوم الاسلامیہ والعربیہ صادق آباد ضلع رحیم یار خان پاکستان

سائل: بواسطہ محمد زو

---

## الجواب باسم ملہم الصواب

(1)..... بیع فاسد کا اصل حکم یہ ہے کہ یہ بیع شرعاً ناجائز ہے اور جب تک وہ خریدی ہوئی چیز بعینہ خریدار کے پاس موجود ہو متعاقدین کے ذمہ اس کو فسخ کرنا ضروری ہے، البتہ اگر مشتری (خریدار) اس پر قبضہ کر لے تو اس کی وجہ سے اس پر ملک خبیث ثابت ہو جاتی ہے اور اس سے نفع حاصل کرنا یا کسی قسم کا تصرف کرنا شرعاً ناجائز ہوتا ہے، البتہ اگر کوئی شخص اس میں تصرف کر لے تو وہ تصرفات نافذ ہو جاتے ہیں، لہذا صورتِ مسئولہ میں بیع فاسد کے ذریعہ خریدی ہوئی چیز کو بالعوض یا بلا عوض ہبہ کرنے کی صورت میں موہوب لہ کے لیے اس چیز کو استعمال کرنا شرعاً جائز ہے، البتہ واہب (مشتری) کے لیے اس عوض سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں اب اگر موہوبہ (مشتری) چیز مثلیات میں سے ہو تو اس کی مثل اور اگر مشتری ذوات القیم میں سے ہو تو اس کی قیمت بائع (فروخت کنندہ) کو لوٹا کر اس معاملہ کو ختم کرنا لازم ہے۔

**الفقہ البیوع (160/2)**

واما حکم البیع الفاسد عند الحنفیۃ الذین یفرقون بینہ و بین الباطل ان الفاسد من البیع یجب علی المتعاقدین فسخہ ولکنہ یفید ملکا خبیثا بعد قبض المشتری المبیع . . . . . ان قبض المشتری المبیع فانہ یملکہ ملکا خبیثا لا یجوز لہ الانتفاع بہ بالاکل او الشرب او اللبس او

Scanned with CamScanner

التصرف فيه الا اذا عقده من جديد بازالة المفسد . . . . . وانما نفذ الحنفية هذه التصرفات مع كونها غير جائزة للمشترى ،لانه مالك للبيع ،ولو بملك خبيث ،فان باعه الى ثالث ،لا ينقض ذلك البيع لانه تعلق به حق العبد و هو المشترى منه ،ولكن لا يطيب له ما ربح فيه ،بل يجب عليه ان يتصدق به. . . . . من انه ان امتنع رد المبيع الى البائع ،فانه يرد مثله ان كان مثليّاً او قيمته ان كان قيميّاً ،فوجهه انه كان يجب عليه ردّ المبيع بعينه كما قدّمنا فان تعذّر ردّ عينه لسبب من الاسباب ،لزمه مثله اوقيمته، كما فى الغصب ،ويسترد الثمن من البائع .

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۵/۷۶
مورخہ ۲۸/۷/۷۶

## الشامية (93/5)

وقال فى الفتح: فإذا أعتقه أو باعه أو وهبه وسلمه فهو جائز وعليه القيمة لما ذكرنا من أنه ملكه بالقبض فتنفذ تصرفاته فيه، وإنما وجبت القيمة؛ لأنه انقطع حق الاسترداد لتعلق حق العبد به والاسترداد حق الشرع وحق العبد مقدم لفقره فقد فوت المكنة بتأخير التوبة .ملخصا: أى أن الواجب عليه كان هو التوبة بالفسخ والاسترداد وبتأخيره إلى وجود هذه التصرفات التى تعلق بها حق عبد يكون قد فوت مكنته من الاسترداد فتعين لزوم القيمة، ومقتضاه أن المعصية تقررت عليه فلا يخرج عن عهدتها إلا بالتوبة وإن الفسخ .

(2)..... بیع فاسد کے ذریعے خریدی ہوئی چیز میں خریدار اگر ایسا تصرف کر دے جس کی وجہ سے اس کی قیمت میں اضافہ ہو جائے تو ایسی زیادتی کی چار صورتیں ہیں۔

(1) متصلہ غیر متولّدہ یعنی ایسی زیادتی جو خریدی ہوئی چیز سے متصل ہو اور اس اصل چیز سے نہ نکلی ہو جیسے کپڑا خریدا اس کو رنگ لیا یا سلائی کروالیا۔

(2) متصلہ متولّدہ یعنی ایسی زیادتی جو خریدی ہوئی چیز سے متصل ہو اور اس اصل چیز سے نکلی ہو جیسے کوئی جانور خریدا پھر اس کی اچھی دیکھ بھال کی تو اس کی قیمت میں اضافہ ہو گیا۔

(3) منفصلہ متولّدہ یعنی ایسی زیادتی جو خریدی ہوئی چیز سے ہی نکلی ہو، لیکن اس سے جدا ہو جیسے جانور خریدا اس نے بچے دے دیے۔

(4) منفصلہ غیر متولّدہ یعنی ایسی زیادتی جو خریدی ہوئی چیز سے نہ نکلی ہو، لیکن اس سے جدا ہو جیسے غلام خریدا اس کو کسی نے کوئی چیز ہبہ (گفٹ) کر دی یا غلام نے کوئی کام کر کے کمائی حاصل کر لی۔

پہلی صورت کا حکم یہ ہے کہ اس زیادتی کی وجہ سے معاملہ کو فسخ کرنے کا حق تو ختم ہو گیا، البتہ اگر وہ چیز مثلیات میں سے ہو تو اس کی مثل اور اگر قیمیات میں سے ہو تو قیمت لوٹا کر معاملہ کو فسخ کرنا ضروری ہے تاکہ گناہ کا ازالہ ہو جائے۔

Scanned with CamScanner

دوسری اور تیسری صورت کا حکم یہ ہے کہ یہ زیادتی فسخ بیع کے لیے مانع نہیں، بلکہ اصل مبیع اور زوائد بائع کو لوٹا کر معاملہ کو فسخ کرنا ضروری ہے اور بائع کے لیے زوائد سے نفع حاصل کرنا بھی جائز ہے، تاہم اگر زوائد ہلاک ہو جائیں تو اس کا ضمان مشتری پر لازم نہیں ہو گا اور اگر مشتری خود ہلاک کر دے تو مشتری پر ضمان آئے گا، البتہ اگر اصل مبیع ہی ہلاک ہو جائے تو اس صورت میں بائع کو زوائد اور مبیع پر قبضہ کے دن کی قیمت لوٹا کر معاملہ کو فسخ کرنا ضروری ہے۔

چوتھی صورت کا حکم یہ ہے کہ یہ زیادتی بھی فسخ بیع کے لیے مانع نہیں، بلکہ اصل مبیع اور اضافہ بائع کو لوٹا کر معاملہ کو فسخ کرنا ضروری ہے، البتہ اس صورت میں بائع ان زوائد سے نفع حاصل نہیں کرے گا، بلکہ ان کو صدقہ کرے گا، اور اگر یہ زوائد مشتری کے پاس ہلاک ہو جائیں تو بالاتفاق مشتری پر ضمان لازم نہیں ہو گا اور اگر مشتری خود ہلاک کر دے تو اس صورت میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشتری پر ضمان لازم نہیں ہو گا، البتہ صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشتری کے ذمہ ضمان ادا کرنا ضروری ہے۔ اور اگر اصل مبیع ہی ہلاک ہو جائے تو اس صورت میں مشتری پر ضمان لازم ہو گا اور زوائد مشتری کے ہوں گے۔

**الشامية (100/5)**

(قوله وكذا) أي ومثل البناء والغرس في امتناع الفسخ كل زيادة متصلة بالمبيع غير متولدة منه (قوله وجارية علقت منه) جعله من الزيادة الغير المتولدة نظرا لماء الرجل ط (قوله فلو منفصلة كولد إلخ) أي بأن ولدت من غير المشتري وفي الجوهرة: لو كانت الزيادة متصلة غير متولدة كالصبغ والخياطة انقطع حق الفسخ وإن كانت متولدة أي كالسمن لا تمنع الفسخ وكذا منفصلة متولدة كالولد والعقر والأرش، ولو هلكت هذه الزوائد في يد المشتري لا يضمنها وإن استهلكها ضمن وإن هلك المبيع فقط فللبائع أخذها وأخذ قيمة المبيع يوم القبض، وإن كانت منفصلة غير متولدة كالكسب والهبة فللبائع أخذ المبيع معها ولا تطيب له ويتصدق بها، وإن هلكت في يد المشتري لا يضمن، وكذا لو استهلكها عنده، وعندهما يضمن، وإن استهلك المبيع فقط ضمنه والزوائد له لتقرر ضمان الأصل. ملخصا. وبه علم أن الزيادة بأقسامها الأربع لا تمنع الفسخ إلا المتصلة الغير المتولدة أما المتصلة المتولدة كالسمن والمنفصلة المتولدة كالولد وغير المتولدة كالكسب فإنها لا تمنع الفسخ وأنه يضمن المنفصلة المتولدة بالاستهلاك لا بالهلاك، وكذا غير المتولدة عندهما لا عنده. وهذا التقرير أيضا موافق لما في البحر عن جامع الفصولين (قوله سوى منفصلة غير متولدة) أي كالكسب. وهذا استثناء من قوله ويضمنها باستهلاكها فإن هذه لا تضمن بالاستهلاك على الإمام كما علمته.

دار الافتاء

Scanned with CamScanner

و كذلك ان زاد المشترى فى المبيع زيادةً متصلةً غير متولّدة منه. . . . والاصل فى هذا ان المشترى اذا احدث فى المبيع صنعاً لو احدثه الغاصب فى المغصوب يقطع حق المالك يبطل حق الفسخ ،و يتقرر حقه فى ضمان القيمة او المثل. . . . . وانما كان كذلك لان القبض فى البيع الفاسد كقبض الغصب لان كل واحد منهما مضمون الردّ حال قيامه و مضمون القيمة او المثل حال هلاكه ، اما الزيادات المتّصلة المتولّدة. . . . والمنفصلة المتولّدة . . . فانها لا تمنع الفسخ و لو هلكت هذه الزوائد بيد المشترى لا يضمنها و ان استهلكها ضمن ، وان هلك المبيع فقط ، فللبائع اخذها ،و اخذ القيمة المبيع يو م القبض وان كانت الزوائد منفصلة غير متولّدة. . . فللبائع اخذ المبيع مع الزوائد و لكنها لا تطيب له ويتصدق بها وان هلكت فى يد المشترى لا يضمن و كذا لو استهلكها عند الامام ابى حنيفة و عندهما يضمن وان استهلك المبيع فقط ،ضمنه ،والزوائد له .لتقرّر ضمان الاصل وقال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ وبه علم أن الزيادة بأقسامها الأربع لا تمنع الفسخ إلا المتصلة الغير المتولدة. أما المتصلة المتولدة كالسمن والمنفصلة المتولدة كالولد وغير المتولدة كالكسب فإنها لا تمنع الفسخ. وأنه يضمن المنفصلة المتولدة بالاستهلاك لا بالهلاك. و كذا غير المتولدة عندهما لا عنده.

دستخط: حضرت مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

۴/۷/۱۴۳۸ھ

مفتی

**واللہ اعلم بالصواب**

عمار یاسر شاہ عفا اللہ عنہ

**دارالافتاء** :للامور الشرعیۃ والمالیۃ صادق آباد

4/رجب المرجب 1438ھ

بمطابق 2/اپریل 2017

دستخط: مفتی طارق بشیر صاحب مدظلہم

الجواب صحیح

عمار یاسر شاہ عفی عنہ

۶/۷/۱۴۳۸ھ

نائب مفتی

دستخط: مفتی حماد اللہ نور صاحب مدظلہم

الجواب صحیح

ابوالحسن حماد النور

۶/۷/۱۴۳۸ھ

نائب مفتی

دارالافتاء

فتویٰ نمبر ۱۶۷

مورخہ ۶/۷/۱۴۳۸ھ

Scanned with CamScanner